إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ

الحمد للہ والمنۃ کہ این رسالہ عجالہ مرسل ثواب و عنایت شد

فاتحہ خوانی

سنہ ۱۳۰۰

از تالیف مولانا غلام محمد صاحب بفرمائش خلیفہ علی محمد امام مسجد بہادر شاہ

مطبع محمدی لاہور میں طبع ہوئی

رسالہ فاتحہ خوانی اسلام کی ۱۱ کتابیں صفحہ ۱۵۳ پر ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد پس یہ مسئلہ اہل سنت وجماعت کا
کثیر الوقوع تھا۔ اور عوام الناس دیہات وقریات میں مخالفین کو کتابیں احادیث کی نہ دکھا
سکتے تھے۔ اور اکثر لوگ بظاہر اقوال معترضہ سے لاجواب ہوکر محتاج کتاب تحریر فتوے کے ہوئے
لہذا اس احقر العباد نے حسبۃً للہ ورسولہ ومرضاتہٗ لارواح المومنین واولیاء اللہ یہ مسئلہ
بحوالہ کتب لکھا خدائے کریم قبول فرماوے۔

سوال صدقہ مالی جیسے طعام شیرینی وپہل وپھول اور عبادات بدنی جیسے
درود واوراد واذکار ونماز وروزہ وختم قرآن شریف انکا ثواب مُردے کو پہونچتا ہے یا نہیں

جواب صدقات مالی کا ثواب پہونچتا ہے اور معتزلہ اسکے منکر ہیں اور عبادات بدنیہ
کا ثواب بھی پہونچتا ہے لیکن شافعیہ ومالکیہ اسکے منکر ہیں حنفیہ کرام کے نزدیک سب صدقات
وعبادات کا ثواب میت کو پہونچتا ہے **دارقطنی** میں ہے کہ ان رجلا سال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان لی ابوان احسن الیہما فی حیاتہما فکیف لی ببرّہما بعد موتہما فقال
لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من البر بعد البر ان تصلی لہما مع صلوتک وان
تصوم لہما مع صیامک ایک شخص نے حضرت رسول کریم صلوات اللہ علیہ کی خدمت شریف
میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ میں اپنے ماں باپ کے ساتھ انکی زندگی میں سلوک کیا کرتا تھا
اب بعد وفات کے سلوک کسطرح کروں حضرت نے فرمایا سلوک بعد سلوک کے

یہ ہے کہ تم اپنے نماز کے ساتھ انکے لیے نماز پڑھا کرو اور اپنے روزہ کے ساتھ انکے
لیے روزہ رکھا کرو - اور نیز دارقطنی مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک
حدیث نقل کی ہے کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مر علی المقابر فقرأ
قل ہو اللہ احد احدی عشرۃ ثم وہب اجرہا للاموات اعطی من الاجر
بعدد الاموات یعنے جو شخص قبرستان کے پاس گذرے اور قل شریف گیارہ دفعہ
پڑھکر اوسکا ثواب موتے کو بخشیگا اوسیقدر اوسکو ثواب اللہ تعالی کے طرف سے
دیا جاویگا - اور حضرت انس سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت کی خدمت
مین عرض کیا کہ انا نتصدق عن موتانا ونحج عنہم وندعو لہم فہل یصل
ذلک الیہم فقال نعم انہ یصل الیہم ویفرحون بہ کما یفرح احدکم بالطبق
اذا اہدی الیہ رواہ ابو حفص العکبری - ہم اپنے مرتے کے طرف سے صدقہ دیتے مین او
انکی طرف سے حج کرتے مین اور انکے لیے دعا مانگتے مین کیا یہ انکو پہونچتا ہے آپنے فرمایا
کہ ہان یہ پہونچتا ہے اور وہ اس سے ایسے خوش ہوتے مین جیسا کہ کسیکے پاس ایک
طشت تحفہ و تحائف کا پیش کیا جاوے تو وہ خوش ہوتا ہے - اور ابوداود
مین معقل ابن یسار سے مروی ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأوا
علی موتاکم سورۃ یس یعنے تم اپنے موتا پر سورہ یس پڑھا کرو اور اجماع مسلمین
حرمین شریفین مین قدیم سے چلا آتا ہے کہ سب اہل اسلام صالحین جمع ہو کر قرآن
شریف پڑھتے مین اور ثواب اسکا موتی کو بخش دیتے مین اور معتزلہ کے دلیل یہ ہے

وان لیس للانسان الا ما سعی الآیۃ یعنے آدمی کے واسطے وہی ہے جو کچھ وہ اپنے
خود کوشش کی۔ معتزلہ کا قول ہے کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بجز اپنے کوشش کے
دوسرے کی کوشش کچھ مفید نہیں حنفیہ کرام نے اس دلیل کے آٹھ جواب دیئے ہیں
اول عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ یہ آیت مذکورہ اس آیت سے منسوخ ہے

والذین آمنوا واتبعتہم ذریتہم ما التناہم من عملہم من شیئ یعنے جو لوگ
ایمان لائے ہیں اور اونکے اولاد ایمان میں انکے تابع ہوئی ہے تو ہم انکے ساتھ
ملا دینگے اور اونکے عملون سے کچھ نقصان نکرینگے دوم یہ کہ آیت اول کا
مضمون حضرت ابراہیم و موسیٰ کی امت کے ساتھ مختص ہے یعنے صحف ابراہیم و موسیٰ
علیہم السلام میں یہ ہے کہ ان لا تزر وازرۃ وزر اخری و ان لیس للانسان الا
ما سعی یعنے امم ماضیہ کیواسطے یہ حکم تھا کہ ہر ایک شخص اپنی اعمال کا پابند و معتقد ہے
(ترجمہ) کوئی نفس دوسرے کا بوجھ اوٹھانے والا نہیں۔ اور آدمی کیواسطے بجز اپنے
کچھ نہیں اور اس امت مرحومہ کیواسطے اپنے اپنے اعمال بھی ہیں اور دوسرونکے اعمال کا
ثواب بھی پہونچتا ہے سوم ربیع بن انس نے کہا کہ آیت اول مراد از انسان کافر
ہے کہ کافر کو دوسرے کا عمل کچھ مفید نہیں ہوتا بخلاف مومن کے دوسرے کی
اعمال اوسکو مفید ہوتے ہیں۔ چہارم اس آیت میں بیان طریق عدل کا ہے
اور دوسرونکے اعمال کا ثواب بطریق فضل کے پہونچتا ہے پنجم ابوبکر وراق نے فرمایا
کہا سعی کے معنے الا نوی کے ہیں۔ یعنے مومن کو اپنی نیت کے مطابق جزا ملتی ہے

حدیث شریف مین وارد ہے کہ انما لامرء ما نوی یعنے آدمی کیواسطے وہی ہے جو
اوسنے نیت کی ہے **ششم** ابو اسحاق ثعلبی نے کہا ہے کہ لیس للانسان الا
ما سعی کے یہ معنے ہین کہ کافر کو دنیا مین اوسکے اعمال کی جزا ملتی جاتی ہے اور
عقبے مین اوسکے لیے کچھ نہین رہتا **ہفتم** یہ کہ لام للانسان مین بمعنے
علے ہے جیسا کہ وان اسأتم فلها اور ولهم اللعنة مین یعنے آدمی پر دوسرے کا
گناہ کا عذاب نہین ہوتا **ہشتم** یہ کہ لیس للانسان الا ما سعی کے معنے یہ ہین
کہ اسباب اعمال کے بہت ہین گاہے انسان خود عمل کرتا ہے اور گاہی بسبب اعمال کے
سے کرتا ہے یعنے بیٹا اور دوست بناتا ہے کہ اس نسبت سے وہ لوگ اسکے لیے
عمل کرتے ہین - اور گاہی خدمت دین و بندگان خدا کے کرتا ہے - کہ اس سبب سے
وہ مستحق ثواب اونکے اعمال کا ہوتا ہے - یہ سب کچھ ابن جوزی نے بیان کیا ہے
اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ حضرت صلعم دو کبش (مینڈھے) قربانی کرتے
تھے - ایک اپنی طرف سے دوسرا مومنین امت کی طرف سے اس حدیث کو ایک
جماعت صحابہ کرام نے روایت کیا ہے - اس سے ثابت ہوا کہ ثواب حسنات کا
دوسرے کو بخشنا خواہ وہ مردہ ہو خواہ زندہ مسنون ہے اور سعد بن عبادہؓ
سے مروی ہے کہ قال یا رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقة افضل
فقال الماء فحفر بئرا فقال هذه لام سعد رواه ابو داؤد یعنے اوسنے
حضرت کیخدمت مین عرض کیا کہ میری مان فوت ہو گئی ہے اب کون صدقہ اوسکے

لیے افضل ہے آپ نے فرمایا کہ پانی۔ پس واسطے کنواں کھدوا کر کہا کہ یہ کنواں
ام سعد کے لیے ہے۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ طعام وغیرہ سامنے رکھ کر
اگر کہا جاوے یہ فلانے کے واسطے ہے تو جائز ہے۔ اور آئین اتباع صحابہ کرام
کا ہے۔ اور حدیث شریف میں وارد ہے۔ الدعاء یرد البلاء والصدقۃ تطفی
غضب الرب یعنے دعا بلا کو رد کرتی۔ اور صدقہ خدا کی غضب کو دور کرتا ہے۔
اور نیز وارد ہے کہ عالم و شاگرد کسی گاؤں کے پاس سے گذرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس
گاؤں کے قبرستان کا عذاب چالیس دن تک معاف کر دیتا ہے۔

سوال دعا میں دونوں ہاتھ اٹھانے کیسے ہیں۔

جواب مسنون ہے جیسا کہ مالک بن یسار رض سے مروی ہے قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سألتم اللہ فاسئلوہ ببطون اکفکم ولا
تسئلوہ بظهورها وفی روایۃ ابن عباس رض قال سلوا اللہ ببطون اکفکم
ولا تسئلوہ بظهورها فاذا فرغتم فامسحوا بها وجوهکم رواہ
ابوداؤد کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کرو۔ تو اپنے
ہتھیلیوں کے ساتھ سوال کیا کرو۔ اور ہاتھوں کے پشت سے سوال مت کیا کرو
پس جب تم دعا سے فارغ ہو تو ہاتھ اپنے چہرے پر ملا کرو۔ اور ابن عباس کی
روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا تم اپنے ہتھیلیوں کے ساتھ خدا تعالیٰ
سے سوال کرو اور ہاتھوں کی پشت سے مت سوال کرو پس جب تم دعا سے

فارغ ہو تو ہاتہہ مونہہ پر ملا کرو اور حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرت صلعم
جب دعا میں ہاتہہ اٹہاتے تو بغیر چہرہ پر ملے کے نیچے نہ کرتے تہے عن عمر رضی
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع یدیہ فی الدعاء لم یحطھما حتی یمسح
بھما وجھہ رواہ الترمذی۔ اور سلمانؓ سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا
صلعم نے کہ تمہارا رب بڑا حیا دار کریم ہے اپنے بندہ سے بہت حیا کرتا ہے جب بندہ
اپنے دونوں ہاتہہ اٹہاوے تو انکو خالی رد کرے وعن سلمان رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم حیی کریم یستحیی من
عبدہ اذا رفع یدیہ ان یردھما صفرا رواہ الترمذی وابوداود و
البیہقی فی الدعوات الکبیر اور نیز انس بن مالک اور سہل بن عبد اللہ اور سائب
بن یزید عن یزید اور عکرمہ عن ابن عباس رضی سے مرویات ہیں کہ آنحضرت صلعم دعا
میں دونوں ہاتہہ اوٹہاتے اور بعد فراغ کے چہرہ پر ملتے تہے اور عبد اللہ بن عمرؓ سے
مروی ہے کہ ہر دعا میں ہاتہہ سینہ سے بلند کرنے نئی بات ہے کہ حضرت صلعم
ہر دعا میں ایسا نہیں کرتے تہے بلکہ گاہی گاہے سینہ سے بلند کرتے اور گاہے
سینہ کے برابر رکہتے تہے۔ جیسا کہ دعای استسقائی میں بہت بلند کرتے تہے
اور ہاتہوں کے پشت اوپر کو کرتے تہے اور باقی دعاؤں میں ہاتہہ سینہ کے
برابر رکہتے تہے اور ہتہیلیوں کو اوپر رکہتے۔ الغرض فاتحہ خوانے و ختم قرآن
شریف و ایصال ثواب صدقات و نذور کیوقت ہاتہہ اٹہا کر دعا مانگتے جیسا کہ اہل

اسلام میں مروج ہے پس مسنون ہے اور ایصال ثواب بھی سوال تو

ہے کہ یا اللہ اسکا ثواب فلانے فلانی روح کو پہنچا اور بموجب حدیث مذکور

مسلمان ہے کہ جس دعا میں اجابت قبولیت منظور ہو بالضرور وہ تعین الہیہ

اٹھا وے کہ حسب فحوای حدیث نبوی خداوند کریم اپنے کرم سے بندہ کے

خالی رد نہیں کریگا اور نہ کرتا ہے واللہ اعلم بالصواب

الفقیر غلام قادر

عفی عنہ

[illegible]

بعد اخلاص چو حق خوانے — کہ شود مشکل تو آسانے

صدقہ و نذر خوانده داده بہ — میرسد بیشک انچہ برسانے

مردن زین سعی مرد یاب شود — بین احادیث و نص قرانے

اہل عرفان غلام قادر بہ — کہ منوہ ست فرقہ ثانے

بین رسالہ نوشت کز بہر عام — حک شود حرف محض نادانے

چو خلیق از سروش شد مشتق — گفتنش ایندوان بفضل ربانے

سر فاسد بہ بین گو تاریخ — بہ بود نفع فاتحہ خوانے

این تاریخ از نتائج افکار خادم العلماء الابرار محمد یار واعظ مسجد شاہی ست

بقلم امام الدین ساکن کیلیانوالہ